محمد ذکوان ندوی

تقریر یا تدبیر

ملک و ملت کو درپیش ایک نازک بحرانی موقع پر بعض مقررین کا جذباتی بیان سن کر بار بار یہ خیال آیا کہ کاش، ہمیں معلوم ہوتا کہ اب پر شور خطابت اور جذباتی قیادت کا وقت باقی نہیں رہا۔ اب یہ طریقہ مفید مطلب ہونے کے بجاے صرف برعکس نتیجہ پیدا کرنے کا سبب ہوگا۔

آج کے بحرانی حالات میں ہمارے لکھنے اور بولنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ مخلصانہ دعوت وتذکیر کے ساتھ، انسانیت کو موجودہ بحران سے نکلنے کا پریکٹیکل لائحۂ عمل بتائیں۔ وہ مبہم تقریر و تحریر کے قدیم طریقے کو چھوڑ کر، واضح اور متعین تدبیر کی طرف انسانیت کی عملی رہنمائی فرمائیں۔ وہ الفاظ کی شعبدہ بازی کے بجاے خالص تدبیری (strategic) انداز میں بتائیں کہ اب اُسے کیا کرنا چاہیے۔

از ہر ہند و پاک سے لے کر از ہر مصر و شام تک، پوری دنیا میں پھیلے ہوئے آن لائن و آف لائن جہابذہ و جامعات، ادارہ و مراکز اور اُن سے وابستہ محدث، مفسر، متکلم، مصنف، مبصر، فقیہ، دانش ور، علامہ، مجمع البحرین، حکیم الاسلام، مفکر اسلام، قائد ملت اور شیخ الاسلام جیسے عظیم 'مذہبی' اور قائدانہ مقام پر بلا شرکت غیرے اپنے آپ کو فائز بتا کر ملک و ملت سے اُس کا بھاری خراج وصول کرنے والے 'مذہبی' اور سیاسی قائدین کو چاہیے کہ اگر وہ انسانیت کو درپیش اِن نازک معاملات کو اپنے میدان سے باہر کی چیز سمجھتے ہیں تو وہ اپنے وسیع رسوخ اور وسائل کو استعمال کرتے ہوئے متعلق ماہرین کی ایک مخلص ٹیم کے تعاون سے اِن معاملات کی اصل حقیقت کا تجزیہ و تحقیق کر کے انسانیت کو فکری التباس سے نکالیں اور خالص تدبیری انداز میں بتائیں کہ ـــ مثلاً موجودہ وبائی بحران کی حقیقت اور اُس سے مقابلہ کرنے کا عملی طریقہ کیا ہے؟ سخت بے روزگاری، صنفی انارکی،

ازدواجی بحران، ماحولیاتی آلودگی، موسمی تبدیلی، گلوبل وارمنگ، منشیات کا سرطانی پھیلاؤ اور اشیاے خور و نوش کو مہلک کیمیائی فساد سے بچا کر پاکیزہ اور صحت بخش بنانے کا عملی حل کیا ہے؟ موبائل ایڈکشن، سوشل میڈیا سونامی، حقیقی دنیا کے بجاے مفروضہ دنیا (virtual world) کا چیلنج، جس نے اصل معرکۂ حیات سے الگ کر کے آج کے 'ترقی یافتہ' آدمی کو غیر آدمی (dehumanised) بنا کر رکھ دیا ہے، نیز حقیقی زندگی (real life) کے بجاے فرضی زندگی (reel life) کے عظیم بحران کا چیلنج، وغیرہ۔ کیا انسانیت کو درپیش اِن نازک اور مہیب چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمارے پاس کوئی حقیقی اور قابل عمل پروگرام موجود ہے؟ اگر ہے تو ہم کو چاہیے کہ ہر طرح کی تفریق اور تعصب سے بلند ہو کر ہم ملکی اور عالمی سطح پر ایک متحدہ پلیٹ فارم کے تحت پوری سنجیدگی کے ساتھ اجتماعی طور پر اپنا یہ حل واضح طور پر دنیا کے سامنے پیش کریں۔

بحران کا لمحہ عملی پروگرام کا متقاضی ہے، نہ کہ محض زبانی بیانات کا۔ بحران کے مرحلے میں اِس قسم کی تقریریں خطیب کے لیے تو مفید ہو سکتی ہیں، مگر مخاطبین کے لیے نہیں۔ مخاطبین کی نسبت سے جو کچھ ہو گا، وہ صرف یہ کہ وہ اِن قائدین کے ''ویورز'' (viewers) اور مخلص ناظرین میں قارونی اضافہ کرنے کے باوجود واضح اور مطلوب رہنمائی کے اعتبار سے، بدستور مفلس بنے رہیں گے۔ افسوس کہ ہمارے یہاں سب کچھ ہے، مگر نظم نہیں۔ یہاں ایسے بے شمار ادارے موجود ہیں جو عملاً 'مؤسّسۃ المشاریع' کی حیثیت سے سرگرم نظر آتے ہیں، مگر تمام تر 'وسائل' کے باوجود محض اِن کی مادی ترقی کے سوا، عملاً کہیں اِن 'مشاریع' (projects) کا کوئی سنجیدہ اور مخلصانہ نمونہ دکھائی نہیں دیتا۔

ایسی حالت میں ضروری ہے کہ آج کا انسان کردار کے غازی اور اسٹیج کے غازیوں میں فرق کرے۔ وہ سچی قیادت اور جھوٹی لیڈری کے فرق کو سمجھے۔ وہ اسکرین کے قائد اور زمین کے قائد کو پہچانے۔ جتنی جلد وہ اِس بصیرت کا ثبوت دے سکے، اتنی ہی جلد ان شاء اللہ وہ قیادت کے اِس بحران سے نکل کر اپنے لیے خود راہ عمل طے کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

دور آخر میں برپا یہی وہ سنگین صورت حال ہے جس کے متعلق ارشاد ہوا ہے کہ اُس وقت 'فُقَهاء' (زمانی اور ربانی بصیرت کے سچے حاملین) کم اور 'خُطَباء' (زمانی اور ربانی بصیرت سے محروم واعظین) بہت زیادہ بڑھ جائیں گے: 'وَسَيأتِيْ مِنْ بَعدِكم زمانٌ قليلٌ فُقَهاؤُهُ، كثيرٌ خُطَباؤُهُ' (صحیح الادب المفرد، رقم ٦٠٥)۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

عجیب بات ہے کہ جو لوگ دن رات یہ کہنے سے نہیں تھکتے کہ "ہمارے تمام مسائل کا حل خدا کی کتاب اور رسول کی سیرت میں موجود ہے"، آخر وہی لوگ خطابت کے بجاے اِن بحرانی حالات میں انسانیت کو واضح انداز میں یہ موجود "حل"، متعین طور پر کیوں نہیں بتا دیتے!؟

راقم نے ایک بار مربی و مرشدی مولانا سید ابوالحسن علی ندوی سے عرض کیا تھا کہ متعین رہنمائی کے بجاے مبہم رہنمائی کا طریقہ ہمارے ہاں کیوں رائج ہے؟ یہ گویا ویسا ہی ایک ناقابل فہم معاملہ ہوگا، جیسے ایک ماہر طبیب کسی مریض کے لیے متعین نسخۂ شفا تجویز کرنے کے بجاے اُس کے سامنے تقریر کرتے ہوئے لاحاصل طور پر کہے کہ تمھاری تمام بیماریوں کا علاج دوا میں موجود ہے۔

اِس قسم کا طریقہ اختیار کرنا نہ صرف یہ کہ کسی طبیب اور قائد کے لیے بالکل ناموزوں ہے، بلکہ یہ اُن کے حق میں ازالۂ حیثیت عرفی کے ہم معنی ہوگا۔ یہ صرف اِس بات کا ثبوت ہے کہ ایسا شخص 'عالم' نہیں، بلکہ صرف ایک عوامی 'خطیب' ہے، اور ظاہر ہے کہ قیادت کا نازک فریضہ ایک ذی علم و صاحب بصیرت انسان ہی ادا کر سکتا ہے، نہ کہ محض اسٹیج کا کوئی خطیب۔ مولانا نے راقم کی بات سن کر فرمایا: اِس صورت حال کا سبب حقیقی علم اور سچے اخلاص کا فقدان ہے، جسے آج ہر طرف دیکھا جا سکتا ہے۔

[لکھنؤ، ۲۰ر جنوری ۲۰۲۲ء]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website), please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"